راغب مرادآبادی

مِدحتِ خیرُ البَشَر

(مرزا غالب کی زمینوں میں ۶۳ نعتیں)

راغِب مُرادآبادی

طبعِ اول ـــــ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ (مطابق فروری ۱۹۷۹ء)

تعداد ـــــ ایک ہزار

طابع ـــــ الحاج عبدالحبیب احمد، بی اے آنرز، ایم اے، ایل ایل بی

مینجنگ ڈائریکٹر، یونین انڈسٹریز، کراچی

مطبع: ایجوکیشنل پریس، کراچی

کتابت ـــــ فیض الکتابت، کراچی

قیمت: ۲۴ روپے

مُرتّبین: رعنا ظفر ● سیّد ظفر اقبال ظفر

باہتمام: سیّد علی کمال جعفری

ملنے کا پتہ

سفینہ اکیڈمی ۱۱۰۱/۱۶-آر، فیڈرل "بی" ایریا، کراچی ۳۸

غالبؔ ثنائے خواجہؐ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

راغبؔ ثنائے خواجہؐ ز غالبؔ شنیدہ ام
شعرش دلیلِ عظمت و شانِ محمدؐ است

مدحتِ خیرُ البشرؐ اعجاز ہے تحریر کا
یہ بھی، اک انداز ہے، قرآن کی تفسیر کا

جو بہر انداز ہوں، شایانِ شانِ مصطفٰےؐ
لفظ ایسے ڈھونڈنا، لانا ہے جوئے شیر کا

عالَم کی اَساس، احمدِ مُرسَل ہے
مَورِدِ اِلہام و وحی کا اکمل ہے
وَاللہ، عمل دل سے کرے کوئی اگر
ہر مسئلے کا، وِردِ مُحمّد حل ہے

(راغبؔ)

اپنی منزل کو پا لیا ہے میں نے
اللہ کا شکر ادا کیا ہے میں نے
غالبؔ کی دل[1] کش غزلوں کو راغبؔ
نعتوں کا لباس دے دیا ہے میں نے

[1] تیسرے مصرعِ رُباعی کا وزن ہے ۔ مفعولن مفعولن مفعولن فع

٦٣

وہ خیرِ بشر ختمِ رُسُل، شاہِ اُمَم
واللہ کہ جس کی خاکِ پا بھی نہیں ہم
اُس وارثِ لولاکَ لَمّا کے راغب
تریسٹھ برس اس خاک نے چومے ہیں قدم

ہُشدار کہ نتواں بیک آہنگ سرودن
نعتِ شہِ کونینؐ و مدیحِ کَے و جَم را
عُرفیؔ مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا
ہُشدار، کہ رہ بر دَمِ تیغ است قدم را
(عُرفیؔ)

اظہارِ کمالِ خوش بیانی کیجے
شرحِ اسرارِ نکتہ دانی کیجے
نظروں میں رہیں مُرسِل و مُرسَل کے حدود
بیدار ہو دل، تو نعت خوانی کیجے

(راغب)

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی ست

مُندرجات

مدحتِ خیرُ البشرؐ، اعجاز ہے تحریر کا
یہ بھی، اک انداز ہے، قرآں کی تفسیر کا

لکھ رہا ہوں، صفحۂ قرطاس پر، نعتِ رسولؐ
موج زن ہے، ایک بحرِ بے کراں تنویر کا

اک سراپا نور کی بعثت ہے، اے ارضِ حجاز
ذرہ ذرہ، طور ساماں ہے، جہانِ پیر کا

اسوۂ ختم الرسلؐ پر، جس کی ہو اصل و اساس
وہ نظامِ زندگی، گل دستہ ہے توقیر کا

مدحِ سرکارِ دو عالمؐ کا ہو جس میں آب و رنگ
وہ کلامِ دل نشیں، سرچشمہ ہے تاثیر کا

سیرتِ خیر الوریٰؐ کے، دیکھ لے وہ خد و خال
جس کے دل میں، شوق ہو، قرآں کی تفسیر کا

علم و حکمت کے خزانے تھے، بآغوشِ حضورؐ
مکتبِ دانش، یہی تھا، شبّرؓ و شبیرؓ کا

قاطعِ برہانِ باطل تھا، ہر ارشادِ رسولؐ
تھا زبانِ حق میں جوہر، بُرّشِ شمشیر کا

زلزلے، کیا قلعۂ اسلام سے ٹکرائیں گے
سنگِ بُنیاد آپ نے رکھا ہے اُس تعمیر کا

جا رہا ہے جو، مدینے کی طرف، دیوانہ وار
کیوں نہ دامن تھام لوں، بڑھ کر میں اُس رہ گیر کا

بے تأمل سائے میں آئے رسولُ اللہ کے
رہنے والا کوئی، کانگو کا ہو، یا کشمیر کا

اے خُوشا، روضہ تھا اُن کا خواب میں خُلد نظر
مُبتدا، عزمِ سفر ہے، خواب کی تعبیر کا

عقلِ انسانی، احاطہ کر نہیں سکتی کبھی
داعیِ اسلام کے، احسانِ عالم گیر کا

مجھ کو حاصِل ہے مُحمدؐ کی غلامی کا شرف
میری آزادی ہے احساں خالقِ تقدیر کا

جو بہر انداز ہوں، شایانِ شانِ مُصطفےٰ
لفظ ایسے ڈھونڈنا، لانا ہے جُوئے شیر کا

بھیجتا ہوں روز و شب راغب، مُحمدؐ پر دُرُود
مِل گیا قرآں میں، نُسخہ مجھے، اِکسیر کا

در پہ آ گئے اُس کے، ہم نے مُدعا پایا
اے خوشا لقب جس نے، ختمُ الانبیاء پایا

جس کا اُمتی ہونا، زندگی کا حاصل ہے
آگے اُس کے قدموں میں، زیست کا مزا پایا

عرشِ کبریا بھی ہے، جس کا فرشِ پا انداز
اُس کے ساز و ساماں میں، ایک بوریا پایا

وِردِ لب ہے نام اُن کا، حرزِ جاں پیام اُن کا
ہم نے لطفِ عام اُن کا، ظرف سے سوا پایا

اُن کے اسمِ اقدس نے جراَتِ عمل بخشی
جب بھی مرحلہ کوئی صبر آزما پایا

آپؐ کی ضیا سے ہے، بزمِ آب و گِل معمور
مہر و ماہ و انجم کو آپؐ کا گدا پایا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
محفلِ رسالت میں کیا بتائیں کیا پایا

ذہن میں رہی جس کے آیۂ وَلَا تَقْہَرْ
اس کے دل کو لے راغب درد آشنا پایا

نا پید جب یہ سلسلۂ ہست و بود تھا
نورِ محمدی کا، یقیناً وجود تھا

جسمِ رسولِ پاک تھا، اپنی مثال آپ
اک شمع تھی کہ جس کا نہ سایہ نہ دود تھا

شہرِ نبیؐ میں جاکے، نہ آیا خیالِ غیر
پیہم مری زباں پہ سلام و درود تھا

اُس کی نظر تھی، محرمِ اسرارِ دو جہاں
وہ رازدارِ عالمِ غیب و شہود تھا

دل دادہ کر دیا اُنہیں صوم و صلوٰۃ کا
وہ، جن کا شغل، رقص و غنا و نمود تھا

اُس کی صدائے حق نے اُلٹ دی بساطِ کفر
صدیوں سے، اِس کرے پہ مسلسل جمود تھا

اتمامِ نعمتوں کا ہو، یا وہ رضائے حق
اِس بزمِ آب و گِل میں اُسی کا وجود تھا

آئے تھے جس میں بہرِ سلامی ملائکہ
راغبؔ، مرے حضورؐ کا جشنِ ورود تھا

دل میں، حُبِّ سرورِ کون و مکاں کا در کُھلا
زندگی کا، رازِ سربستہ تو اب مجھ پر کُھلا

لب پہ جاری ہو گیا، ذکرِ امامُ الانبیا
بابِ الطاف و عطائے خالقِ اکبر کُھلا

دیکھ کر روزِ حساب اُن کو نہایت مہرباں
آرزوؤں کا مری، اک بے کراں دفتر کُھلا

کفش بردارانِ ختمی مرتبت کو کیا خبر
بابِ جنّت کب کُھلا، کیسے کُھلا، کیوں کر کُھلا

دل نوازی کا یتیموں کی، ہِلا دنیا کو درس
سرورِ کونینؐ پر سِرِّ فَلَا تَقْهَرْ کُھلا

کیوں مے رنگیں سے، دنیا میں تھا لازم اجتناب
تشنہ کاموں پر، یہ عُقدہ تو لبِ کوثر کُھلا

جانتے ہو، کس کے تھے شیرِ خداؐ حلقہ بگوش
ایک پل میں، فیض سے کس کے درِ خیبر کُھلا

ہر ذرّہ جس کا، خُلدِ بریں در کنار تھا
یادش بخیر، شاہِ اُمم کا دیار تھا

دربارِ مجتبےٰ میں کہاں دُھوپ کی تپش
دُربار، ابرِ رحمتِ پروردگار تھا

جنّت میں لائی مجھ کو شفاعت حضورؐ کی
اعمال پر نجات کا کب انحصار تھا

رازِ نجات، اُن کا کرم ہے، خُدا گواہ
ورنہ مرا عمل تو زرِ کم عیار تھا

وہ بھی رہا عطا سے نہ محروم آپ کی
جس دوشِ ناتواں پہ گُناہوں کا بار تھا

اک اک سیاہ کار، سرِ حشر، ہر نفس
لُطفِ شہِ انام کا اُمّید وار تھا

مرگِ حمزہؓ کا، اگرچہ زخم ابھی تک تازہ تھا
دشمنوں پر پھر بھی لطفِ خاص بے اندازہ تھا

دشمنانِ سنگ دل کا بھی رہا اکثر قیام
خانۂ بدرُ الدُّجیٰ کا، بند کب دروازہ تھا

ایک رشتے میں پرویا ہے اُنہیں صرف آپ نے
جو پراگندہ تھے، جن کا منتشر شیرازہ تھا

گرد بھی رہوارِ باطل کو نہ اُس کی مِل سکی
برق رفتار اس قدر، اسلام کا جمّازہ تھا

تین سَو تیرہ کی غیرت، بن گئی تمہیدِ فتح
تازیانہ اہلِ کفر و شرک کا آوازہ تھا

راغب اُن کی اک نظر جنّت بداماں کر گئی
خوفِ دوزخ تو بُرے اعمال کا خمیازہ تھا

شافعِ محشر، کرم مجھ پر نہ فرمائیں گے کیا
مجھ کو جنّت میں مِرے اعمال لے جائیں گے کیا

نفس کو مغلوب کرنے ہی کی جب کوشش نہ کی
نفس کو ہم، موردِ الزام ٹھہرائیں گے کیا

محرمِ رازِ دو عالم کا ہوں میں حلقہ بگوش
اہلِ دُنیا، رازِ عقبیٰ مجھ کو سمجھائیں گے کیا

جن کے دل پر مُہر ہے، سمع و بصر پہ ہے حجاب
سرورِ دارین پر، ایمان وہ لائیں گے کیا

بے سر و ساماں سہی، نسبت اُنہیں سے ہے مگر
ہم غریبوں کو، وہ روضے پر نہ بُلوائیں گے کیا

زندگی کا ساز و ساماں ہے، غمِ ہجرِ رسولؐ
دہر کے رنج و الم خاطر میں ہم لائیں گے کیا

میں کہ اے راغبؔ اُنہیں کا ہوں غلامِ کمتریں
اُن کے قدموں سے لپٹ جاؤں تو ٹھکرائیں گے کیا

رہِ ختمُ الانبیا کا میں اگر غُبار ہوتا
مرا سر بلند رہتا میں فلک وقار ہوتا

رُخِ مصطفٰے پہ صدقے یونہی بار بار ہوتا
مجھے اپنے ہر عمل پر اگر اختیار ہوتا

مجھے دیدِ رُوئے انور، نہ ہوئی نصیب ورنہ
مرے دل کا گوشہ گوشہ ہمہ تن بہار ہوتا

تری بے قراریاں ہی، سببِ قرار بنتیں
جو زباں پہ نام اُن کا دلِ بے قرار ہوتا

مجھے آپؐ کی شفاعت پہ یقیں ہے ورنہ آقاؐ
میں نجاتِ آخرت کا نہ اُمیدوار ہوتا

کبھی بے وُضو نہ آیا مرے لب پہ نامِ نامی
میں یہ قصد بھی جو کرتا تو گُناہ گار ہوتا

مجھے کب نصیب ہوتی یہ بہارِ باغِ بطحا
نہ اگر مرا مُعاون مِرا کردگار ہوتا

ہُوا ذکرِ مجتبیٰؐ سے جو نہ بھُول کر بھی غافل
میں وہ طائرِ خوش الحاں سرِ شاخسار ہوتا

کبھی لوٹ کر نہ آتا درِ ختمُ الانبیا سے
کسی کارواں میں شامل جو یہ خاکسار ہوتا

کرمِ حبیبِ حق نے نئی زندگی عطا کی
سرِ حشر ورنہ راغب میں ذلیل و خوار ہوتا

کہوں میں شاہِ بطحا مُدعا کیا
تمنّا دید کی ہے دل میں کیا کیا

بُلائیں گے نہ کیا روضے پہ سرکارؐ
کیسے جاؤں میں قسمت کا گِلا کیا

ابھی تک دُور ہوں بابِ حرم سے
ابھی مشکوک ہے میری وفا کیا

جو سب سے محترم، بعدِ خدا ہے
"ہم اُس کے ہیں، ہمارا پُوچھنا کیا"

هُوَ الْاَبْتَر کہا جس کو خُدا نے
نشاں اُس کا کوئی باقی رہا کیا

مدینے کی طلب میں جاں بلب ہوں
نہیں یہ مرحلہ، صبر آزما کیا

وہ جن کی زندگی ہے وقفِ دُنیا
کریں گے بندگی کا حق ادا کیا

محمّدؐ کا ہوں راغب نام لیوا
نہ ہوگا مہرباں مجھ پر خدا کیا

نعتِ سرکار میں جب، قافیۂ دل باندھا
سجدۂ شکر کیا، فکر کا حاصل باندھا

یادِ بطحا میں، جو مضمونِ غمِ دل باندھا
جی بھر آیا، تپشِ شوق کا حاصل باندھا

آ گئے خُلدِ رسالت میں سفر ختم ہُوا
کشتیِ شوق کا لنگر سرِ ساحلِ باندھا

آپؐ کی شانِ جمالی کو وہ سمجھا ہی نہیں
آپؐ کو، جس نے بھی رشکِ مہِ کامل باندھا

اُس کے اظہار سے، قاصر ہے زبانِ عشّاق
نعت گوئی نے سماں جو سرِ محفل باندھا

اُن کا در چھوڑ کے، پھرتا رہا مارا مارا
کیوں نہ تعویذِ قناعت اے سائل باندھا

چند ہی ماہ، مدینے میں تھا امکانِ قیام
چشمِ نم، رختِ سفر ہم نے بمشکل باندھا

پیشِ حق، چل نہ سکی ایک بھی، دم ٹوٹ گیا
زور تُو نے تو بہت شورشِ باطل باندھا

میں نہ سعدی ہوں نہ حسّان ہوں راغب جو کہوں
ایک مضمون تو سرکارؐ کے قابل باندھا

اگر اُن کی شفاعت کا، نہ راغبؔ آسرا ہوتا
نجانے حشر میں، ہم عاصیوں کا حشر کیا ہوتا

تمنّا اُس کی بر آتی، وہ منزل آشنا ہوتا
جو دل سے، روضۂ اطہر پہ مشغولِ دُعا ہوتا

فقط، سرکارؐ ہیں، مُزّمِّلؐ، مُدّثِّرؐ، طٰہٰؐ
حق اُن کا تھا، کسی کو یہ شرف کیونکر عطا ہوتا

فصاحت، ناز فرماتی مری شیریں بیانی پر
محمدؐ مُصطفٰےؐ کا نامِ نامی لے لیا ہوتا

عطا ہوتی حیاتِ جاودانی بھی اگر ہم کو
محمدؐ کی غلامی کا نہ پھر بھی حق ادا ہوتا

عمل جس کا نہیں تھا، سنّتِ سرکارِ عالی پر
سرِ محشر نہ کیوں شرمندہ وہ پیشِ خدا ہوتا

اطاعت سے نہ ہوتے اپنے رب کی ایک پل غافل
ہمیں دنیا میں راغبؔ یاد اگر قالوا بلیٰ ہوتا

اسلام، نورِ دیدہ تھا جو باغ و راغ کا
کیا آندھیاں بگاڑ سکیں اُس چراغ کا

حسنینؑ ہوں، علیؑ ہوں، کہ بنتِ رسولؐ ہوں
ہر پھول دیدنی ہے، رسالت کے باغ کا

ہر شخص کی زباں پہ درود و سلام ہے
کوئی نہیں مدینے میں طالب فراغ کا

توحیدِ ذاتِ حق میں خرد کو ہو کیوں کلام
انکارِ ذاتِ حق سے، خلل ہے دماغ کا

کیوں صف میں ہو صحابہؓ کی بوجہلِ روسیاہ
کیوں باغِ مصطفٰےؐ میں گزر ہو کلاغ کا

یہ تو عطائے بخششِ نامدار ہے
کیا لالہ ہو حریف مرے دل کے داغ کا

کھنچتی ہے خُم کدے میں جو ارضِ حجاز کے
راغب میں تشنہ ہوں اُسی مے کے ایاغ کا

وہ اک انسان تھا، انسان کی تقدیر بھی تھا
مُرسلِ فرش نشیں، عرش کی توقیر بھی تھا

کام آئی، سرِ حشر اُن کی شفاعت بخُدا
میں گنہگار بھی تھا، لائقِ تعزیر بھی تھا

عملاً اُس نے دیا، فقر و قناعت کا سبق
دو جہاں جس کے تھے، جو صاحبِ جاگیر بھی تھا

میری مجبوری و دُوری پہ بھی تھی اُن کی نظر
میرے مولیٰ پہ عیاں، باعثِ تاخیر بھی تھا

مُنہدم، ذکرِ گرامی سے ہُوا ہے اُن کے
قلعۂ نفس کہ ناقابلِ تسخیر بھی تھا

دل کو دُوری کا مدینے سے، جو اک افسوس تھا
میرے مَولیٰ، بر بنائے حسرتِ پابوس تھا

صرف اُمّی کی پیروی ہے، ضامنِ منزل رسی
جس کا ہر نقشِ قدم، اِک نُور کا فانوس تھا

حق پرستوں پر روا رکھا نہ کیا کیا ظلم و جور
دوزخی بُوجہل بھی، ہم سنگِ دقیانوس کا

سازشِ کفارِ مکہ، بار ور ہوتی تو کیوں
خالقِ ارض و سما، خود حافظِ ناموس تھا

تھے فدا شمعِ رسالت پر، وہ سب پروانہ وار
حق پہ تھے جو لوگ، جن کا دل نبیؐ مانوس تھا

چشمِ سرکارِ دو عالم نے وہ بخشا اِعتدال
خارِ صحرائے عرب بھی، صالحِ الکیموس تھا

روشنی، لَا تَقْنَطُوا مِنَ الرَّحْمَةِ اللہ سے مِلی
بارِ خاطر ورنہ لے راغبؔ، دلِ مایوس تھا

اوّل اوّل تھے، رسولُ اللہ، تنہا آشنا
رفتہ رفتہ ہوگئی، وحدت سے، دنیا آشنا

اُمِّ ہانیؓ کے مکاں سے، عرشِ اعظم پر گئے
تھے محمدؐ ابنِ عبدُ اللہ مولا آشنا

سیرت و کردارِ پیغمبرؐ کو جو سمجھا نہیں
ہو سکے گا، عظمتِ اسلام سے کیا آشنا

جو مُسلماں ہے، اُسے رُہبانیّت سے کیا غرض
ہر مسلماں کیوں نہ ہو پھر دین و دُنیا آشنا

سَروَرِ کونین پر، ایمان لانے میں تھی عار
عظمتِ حق سے تو، دُشمن بھی نہ تھے ناآشنا

اُمّتی ہوں خواجۂ کونین کا، یہ کیوں کہوں
کوئی تو راغب، بھری دُنیا میں ہوتا آشنا

قصدِ منزلِ بطحا کیوں ہو رائیگاں اپنا
محسنِؐ دو عالم ہے میرِ کارواں اپنا

اُن کا روضۂ اطہر مامن و نشاں اپنا
رُوحِ مطمئن اپنی دل ہے شادماں اپنا

ذکرِ پاک سے اُن کے ایک پل نہ ہو غافل
فرض ادا کرے تا زیست کا شُکے زباں اپنا

کٹ مریں اگر آئے حرف اُن کی عزت پر
ہے یہی محبت میں، اُن کی، امتحاں اپنا

آفتابِ محشر کا خوف کیا ہمیں راغب
دامنِ محمدؐ ہے جب کہ سائباں اپنا

میری قسمت میں بھی لکھا ہو رسا ہو جانا
مِٹ کے خاکِ رہِ محبوبِؐ خدا ہو جانا

کوئی، عُشاقِ رسولِؐ دوسرا سے سیکھے
بڑھ کے، قُربانِ رسولِؐ دوسرا ہو جانا

نگہِ عُقدہ کُشا اُن کی، اگر ہو جائے
سہل ہے، عُقدۂ دشوار کا وا ہو جانا

اولیا کو بھی میسّر ہو اگر، ناز کریں
درِ سلطانِؐ دو عالَم کا گدا ہو جانا

روضۂ احمدِ مُرسل پہ نظر آتا ہے
اُس کی رحمت کا ہم آغوشِ دُعا ہو جانا

موت ہے اہلِ محبت کے لیے اے راغب
آستانِ شہِ بطحا سے جدا ہو جانا

محفل میں، ذکرِ تاجورِ بحر و بر ہے آج
اظہار فکر و فن کا، برنگِ دگر ہے آج

وردِ زباں ہے نام، رسولِ انام کا
قدموں پر آپ ہی کے تصور میں سر ہے آج

چومے تھے جس نے پائے مبارک حضورؐ کے
خلدِ نگاہِ شوق، وہی رہ گزر ہے آج

دُنیا نہیں، یہ حشر کا میداں ہے، اس لیے
اُمّت پہ اُن کا لطف و کرم بیشتر ہے آج

غُربت میں آرہی ہے دیارِ نبیؐ کی یاد
دل میں ہے درد، لب پہ فغاں، چشم تر ہے آج

شبدیزِ وقت کی حرکت سلب ہو گئی
عرشِ بریں کی سمت یہ کس کا سفر ہے آج

پیہم درُود کیوں نہ ہو راغبؔ زبان پر
صد شکر، یومِ بعثتِ خیرُ البشر ہے آج

مدینے کے ہیں بہشتِ نظر، در و دیوار
نشاطِ جاں ہیں، مرے ہم سفر، در و دیوار

محمدِ ﷺ عربی کا خیال آتے ہی
بھر آئی آنکھ مری، دیکھ کر در و دیوار

ادب سے دیکھ، نظر کی یہی طہارت ہے
مدینے کے ہیں، یہ اے بے خبر در و دیوار

محل سے خلدِ بریں کے بھی ہے کہیں افضل
دیارِ خواجۂ گیہاں کا، ہر در و دیوار

دیارِ صاحبِ معراج، ایک ہالۂ نور
بہارِ قلب و نظر، سر بسر در و دیوار

رسولِ ﷺ پاک کی، پڑتی رہی ہے ان پہ نظر
کریں نہ کیوں مرے دل پر اثر در و دیوار

کشش حضور ﷺ کی بعثت کے بعد ان کی بڑھی
کہاں تھے اتنے حسیں پیشتر در و دیوار

خجل نہ جائے، دیارِ رسول سے راغب
کریں قبول، یہ نذرِ ہنر در و دیوار

خم ہے ادب سے، اے شہِ دیں، سر کہے بغیر
پھر آؤں کاش آپؐ کے در پر کہے بغیر

دل ہے، زباں پر بھی نہ آئے جو التجا
سنتے ہیں وہ بھی آپؐ، مکرر کہے بغیر

سرچشمۂ سرور ہو، عشقِ حضورؐ اگر
بنتی ہے بات، بادہ و ساغر کہے بغیر

جاری رہے گا فیض، رسالتؐ مآب کا
بگڑے ہوئے بنیں گے مقدر، کہے بغیر

توفیق دے، زیارتِ شہرِ حبیبؐ کی
اے کاش مجھ کو، خالقِ اکبر کہے بغیر

جو اشک، اُن کی یاد میں آنکھوں سے ہے رواں
بن جائے کیوں نہ رشکِ گوہر کہے بغیر

اللہ رے دشمنوں پہ بھی، انعام و التفات
ہوتے رہے ہیں پھول نچھاور کہے بغیر

راغب نہ پوچھیے، بطفیلِ شہِ انام
آئی ہیں نعمتیں جو میسر کہے بغیر

بند آنکھ ہو، تو روضۂ سرکارؐ دیکھ کر
فرشِ زمیں پہ، عرش کے انوار دیکھ کر

آتے تھے سوئے دینِ ہدیٰ، منکرانِ حق
اُمیؐ لقبؐ کے، سیرت و کردار دیکھ کر

انساں کے دوش پر وہ امانت ہے آج بھی
شق جس کو ہو گیا، دلِ کہسار دیکھ کر

مجھ پر ترس کسی کو نہ آیا بجز حضورؐ
روزِ حساب، غم سے گراں بار دیکھ کر

خوش نودیٔ رسولؐ کا رخ ہی بدل نہ جائے
مومن کو، مستِ بادۂ پندار دیکھ کر

جاری رہے، طوافِ حرم ہی تمام عمر
دل نے کہا، یہ گردشِ پرکار دیکھ کر

جنت کا حسن میری نگاہوں میں پھر گیا
راغبؔ، مدینے کے در و دیوار دیکھ کر

مدینے مجھ کو لے آئی، طبیعت کی اُمنگ آخر
ہُوا دُور اِس فضا میں، دل کے آئینے کا زنگ آخر

میں پھیلاؤں کہاں تک اپنا دامن رُوبرو اُن کے
کرم ہیں اُن کے، بے پایاں، مرا دامن ہے تنگ آخر

عمل کر، اُسوۂ خیر البشرؐ پر، رہ کے دُنیا میں
بدل جائے گا اے ناداں، تری سیرت کا رنگ آخر

اُڑایا جس نے پیہم مضحکہ، حُکمِ الٰہی کا
ہوئی اُس قومِ ناہنجار پر بارانِ سنگ آخر

بجی مکّے میں، نَصرُ اللّٰہِ وَالفَتح کی شہنائی
بدلنا ہی پڑا، کفّارِ مکّہ کو بھی ڈھنگ آخر

زیادہ تھی بہت تعداد، فوجِ اہلِ باطل کی
مگر جیتی ہے راغبؔ، تین سو تیرہ نے جنگ آخر

مشکلوں میں ہیں مسلمان، گرفتار ہنوز
حشر برپا ہے، فلسطین میں سرِ کار ہنوز

درپئے عزت و ایماں ہیں، ستم پیشہ یہود
اہلِ حق خوار ہیں، یا سینۂ ابرار ہنوز

دلِ صد پارہ ہے، عبرت کا مرقّع یعنی
اِس کے ہر گوشے پہ ہے، برق شرربار ہنوز

دُولِ ارض بھی، در پردہ ہیں انصارِ یہود
سرِ مظلوم پہ ظالم کی ہے تلوار ہنوز

راغبؔ، ایثار کی طالب ہے حیاتِ گزراں
وائے برماکہ ہیں بے گانۂ ایثار ہنوز

شاہِ شاہاں سے نہیں جان عزیز
جان کیا ہے، نہیں ایمان عزیز

کیوں نہ وہ شرع کا پابند رہے
جس کو ہے، آپؐ کا فرمان عزیز

کی محمدؐ کی اطاعت جس نے
ہے خدا کو وہ مسلمان عزیز

اس میں ہیں، آپؐ کے اوصافِ جمیل
اہلِ ایماں کو ہے قرآن عزیز

خاکِ پائے شہِ بطحا کی قسم
جان سے ہے، عربستان عزیز

جس میں راغب ہو مدینے کا خیال
کیوں نہ اُس دل کے ہوں ارمان عزیز

شہرِ نبیؐ سے دُور ہوں، اے جانِ زار حیف
نیّت تو ہے، عمل پہ نہیں اختیار حیف

یادِ نبیؐ میں کاش گُزرتی تمام عُمر
آئے نہ کیوں زباں پہ مِری، بار بار حیف

ذکر اُن کا سُن کے بھی نہ بڑھیں بے قراریاں
یہ بے حسی ہے، اے دلِ غفلت شعار حیف

ٹوٹیں ابُو لہب کے الٰہی ضرور ہاتھ
کانٹے بچھائے اُس نے سرِ رہ گُزار حیف

توبہ نہ کی، شباب کا موسم گزر گیا
راغبؔ، زباں پہ اب تری آئے ہزار حیف

زندگی، منزلِ شب میں ہے، سحر ہونے تک
نہ اُٹھے گا یہ حجاب اُن کی نظر ہونے تک

دل نہ ٹھہرا ہے نہ ٹھہرے گا سرِ جادۂ شوق
بے قراری ہے، نصیب آپؐ کا در ہونے تک

ہے وہی جُنبشِ زنجیرِ دَر اب تک کہ جو تھی
شبِ معراجِ نبیؐ، ختم سفر ہونے تک

کاش محفوظ رہے فیصلہ اے داورِ حشر
شافعِ اُمّتِ عاصی کو خبر ہونے تک

ہم گنہگار، کشاکش میں رہیں گے سرِ حشر
آپؐ کی چشمِ کرم، بارِ دگر ہونے تک

سایۂ دامنِ رحمت ہی تو ہے نازِ حیات
نہ جئیں، غیر کے ہم دستِ نگر ہونے تک

مُژدہ آئے گا شفاعت کا بلطفِ شہِؐ دیں
راغب اک اشکِ ندامت کے گُہر ہونے تک

یہ تو نہیں کہوں گا، کہ راغب دعا نہ مانگ
دولت بجز محبتِ خیرُ الوریٰ نہ مانگ

مُشکل کُشا ہے صرف خداؐ، بندۂ خدا
اُس کے سوا کسی سے، کُلِ مدعا نہ مانگ

آجائے بندگی میں، مُبادا، دُعا پہ حرف
شرعِ محمدؐی میں جو ہو، ناروا نہ مانگ

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پہ ایمان ہے اگر
نعمت کوئی بھی ہو، بدرِ ماسوا نہ مانگ

کر زندگی کو، بندگیِ اَلاَحَد میں صرف
نعمت ہے زندگی، تو دُعائے قضا نہ مانگ

داتا وہی ہے، اُس سے ہو کیوں مانگنے میں عار
راغب مگر، خلافِ رضائے خدا نہ مانگ

یا نبیؐ، رکھتے نہیں ہیں، دولتِ شاہانہ ہم
جان و دل کا، پیش کرنے آئے ہیں نذرانہ ہم

راہ کی دُشواریاں، مانا کہ ہیں صبر آزما
دَم مدینے ہی میں لیں گے، ہمتِ مردانہ ہم

بَن سنور کر سامنے، دُنیا نہ آئے بار بار
اے خُوشا، رکھتے نہیں خُوئے سگِ دیوانہ ہم

بخشتا ہے، رُوح کو تابندگی جس کا سُرور
پی چکے ہیں، بادۂ بطحا کا وہ پیمانہ ہم

فقرِ بُوذرؓ کا تصوّر بھی ہے راغب جاں فزا
دولتِ دُنیا سے، یکسر ہو گئے بیگانہ ہم

کیوں معصیت کی نذر ہوئی، زندگی کی شرم
جائے گی تا بگور نہ اِس گُم رہی کی شرم

میں جن کا اُمتی ہوں، میں جن کا غلام ہوں
رکھیں گے حشر میں بھی مری بے بسی کی شرم

اس میں تو شک نہیں، کشش ہے گناہ میں
رکھتی ہے باز دل کو مگر، آدمی کی شرم

میں بندہ ہوں، وہ بندہ نوازو کریم ہے
رکھے گا اور کون، مری بندگی کی شرم

آگاہیٔ ضمیر کی دولت عطا کرے
رکھ لے مرا خُدا، مری ناآگہی کی شرم

سُوئے مدینہ، بے سروساماں چلا ہوں میں
راغبؔ اب اُن کے ہاتھ ہے، تنہاروی کی شرم

ہر لمحہ قدم بوسِ محمدؐ ہیں نگاہیں
ممکن ہی نہیں اُن کے سوا اور کو چاہیں

ہوگی نہ زیارت مجھے سرکارؐ کی کب تک
بھرتا رہوں کب تک مرے اللہ میں آہیں

چُومے تھے قدم سیدِ والا کے جنہوں نے
اے کاش مرے دل میں سما جائیں وہ راہیں

آغوشِ نظر میں ہے درِ صاحبِ معراج
اب میری زباں پر ہیں نہ آہیں نہ کراہیں

اوصافِ محمدؐ ہی سے نعتوں میں ہے تاثیر
راغبؔ انہیں عشاقِ نبیؐ کیوں نہ سراہیں

بامیدِ لطف و کرم، دیکھتے ہیں
سوئے شافعِ حشر ہم دیکھتے ہیں

گنہگارِ امّت سرِ حشر کیا کیا
عنایاتِ شاہِ امم دیکھتے ہیں

صِفت میرے مولا کی ہے پردہ پوشی
خطا کارِ خود سر تو کم دیکھتے ہیں

انہیں کی عنایت ہے دریا بدریا
انہیں کا کرم یم بہ یم دیکھتے ہیں

جو ہیں رہروِ منزلِ خلدِ بطحا
وہ کب راہ کے پیچ و خم دیکھتے ہیں

کبھی دیکھتے ہیں بہارِ مدینہ
کبھی حُسنِ ارضِ حرم دیکھتے ہیں

طوافِ درِ مصطفٰے کرنے والے
فرشتوں کو بھی ہم قدم دیکھتے ہیں

"غلامِ غلامانِ آلِ محمد"
کہاں سوئے طبل و علم دیکھتے ہیں

باعجازِ کیفِ ہوائے مدینہ
ضعیفوں کو بھی، تازہ دم دیکھتے ہیں

رواں مدحِ محبوبؐ داور میں راغب
بہ اندازِ غالب قلم دیکھتے ہیں

خُوبیاں اسلام کی جب، جزوِ ایماں ہوگئیں
مشکلیں راہِ عمل کی، مجھ پر آساں ہوگئیں

آپؐ کے قول و عمل سے، اے شہِ ارض و سما
برکتیں اسلام کی سب پر نمایاں ہوگئیں

نعمتیں کیوں چھن گئیں ہم سے، رسولِ کائنات
آفتیں کیوں آج تقدیرِ مُسلماں ہوگئیں

دفعتاً ایسی چلی، فرقہ پرستی کی ہوا
ملّتِ اسلام کی زلفیں پریشاں ہوگئیں

جب پڑا پرتو، محبت کا رسول اللہ کی
گلبنِ ایماں کی شاخیں، گُل بداماں ہوگئیں

اے خوشا آب و ہوائے شہرِ ختم المُرسلیں
کھِل کے کلیاں آرزوؤں کی، گلستاں ہوگئیں

لغزشیں دانستہ اُمّیدِ شفاعت پر نہ کر
اور اگر یہ بھی شریکِ بارِ عصیاں ہوگئیں

یادِ سرکارِ دوعالم کا ہے راغب یہ کرم
میری پلکیں، نازبردارِ چراغاں ہوگئیں

نامِ رسولِ ہاشمی، لب پہ نہ میرے آئے کیوں
اور کسی کے ذکر سے رُوح سکون پائے کیوں

آپ کے آستاں سے دُور میں ہوں بقلبِ ناصبُور
میری زباں پر حضورؐ آئے نہ ہائے ہائے کیوں

جو ہے رسولِ کائنات حاصلِ بزمِ شش جہات
میرا سفینۂ حیات پار نہ وہ لگائے کیوں

دونوں جہاں کی نعمتیں آکے جسے یہاں ملیں
آپؐ کے در کو چھوڑ کر اور کہیں وہ جائے کیوں

فیضِ نبیؐ سے دل مرا بن گیا خانۂ خدا
آکے خیالِ ماسوا اِس میں قدم جمائے کیوں

اے شہِؐ آسماں وقار میں ہوں غلامِ ہرزہ کار
آپؐ کے در پہ بار بار آؤں نہ بے بُلائے کیوں

آپؐ کا آستانہ ہے مامنِ دل شکستگاں
آپؐ ہوں جن کے دستگیر کوئی اُنہیں اُٹھائے کیوں

حق تو یہ ہے خدا گواہ ایک ہو مرکزِ نگاہ
یاد رہیں جسے حضورؐ خود کو نہ بھول جائے کیوں

حشر میں جگمگائے گا راہِ جناں دکھائے گا
داغِ فراقِ مصطفےٰؐ دل سے کوئی مٹائے کیوں

کب سے ہے نیتِ سفر کب سے ہے اس کی چشم تر
راغبِ خستہ حال پر اُن کو ترس نہ آئے کیوں

خواہشِ حُور، نہ سودائے ارم ہے ہم کو
رشکِ فردوس، درِ شاہِ اُمَم ہے ہم کو

شرط یہ ہے، کہ روا، سجدۂ تعظیمی ہو
کعبۂ عشق، ترا نقشِ قدم ہے، ہم کو

مئے بطحا سے جو لبریز ہو، وہ جامِ سفال
بخدا، رشکِ پیمانۂ جم ہے ہم کو

زندگی کیوں نہ مدینے میں بسر کی ہم نے
کاش جاتا رہے، اب تک یہی غم ہے ہم کو

جن کی اُمّت کو خُدا، خیرِ اُمَم کہتا ہے
اُن کا ہر حکم، ہر ارشاد اَہم ہے ہم کو

عظمتِ فقرِ ابُوذرؓ پہ نظر رکھتے ہیں
یہ نہ کہیے ہوسِ دام و درم ہے ہم کو

زادِ رہ مدحِ رسُولِؐ دوسرا ہے راغبؔ
خوف دوزخ کا، نہ پروائے عدم ہے ہم کو

روضہ شہِ عربؐ کا، جو خلدِ نگاہ ہو
پیہم زباں پہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہ ہو

اللہ سے ہے اے مرے آقاؐ، یہی دُعا
سرزد نہ اب غلام سے کوئی گناہ ہو

پیوند، پیرہن میں ہوں اُس کے لگے ہوئے
دونوں جہاں کا، خیر سے، جو بادشاہ ہو

جو دشمنانِ حق ہیں، ہمارے نہیں وہ دوست
ممکن نہیں کہ اُن سے ہمارا نباہ ہو

ہر قول ہے، رسولؐ کا، برحق خدا گواہ
مومن ہی وہ نہیں ہے، جسے اشتباہ ہو

مجھ کو بھی اپنے دامنِ رحمت میں دو پناہ
فخرِ عربؐ، تمہیں تو، دو عالم پناہ ہو

راغبؔ تمہارے در کو کہاں جائے چھوڑ کر
ہر بندۂ خُدا کے، تمہیں خیر خواہ ہو

مصائب سے، غلامِ شاہِؐ بطحا سرگراں کیوں ہو
الٰہی، بے نیازِ صبر و شکر اس کی زباں کیوں ہو

مدینے کی فضا میں سانس لینے کی تمنا ہے
مری قسمت میں ناکامی، نصیبِ دشمناں کیوں ہو

شرف توصیف کا حاصل ہے جس کو کملی والے کی
ستائش پر شہنشاہوں کی مائل وہ زباں کیوں ہو

تڑپنا ہی فراقِ احمدِؐ مرسل میں جینا ہے
تمنائے سکوں مجھ کو، دلِ آتش بجاں کیوں ہو

سراپا معصیت ہو کر بھی اُمّت میں اُنھی کی ہوں
شفیعؐ روزِ محشر، مجھ پہ پھر نامہرباں کیوں ہو

جو مومن ہے، جسے معلوم ہے رازِ فَلَا تَنْهَرْ
گدائے بے نوا کو دیکھ کر وہ سرگراں کیوں ہو

فضا بطحا کی ہے، خلدِ نشاطِ قلب و جاں راغب
ہوا فردوس کی، میرے لیے، آرامِ جاں کیوں ہو

ذکرِ شہؐ انام ہی، دن رات چاہیے
اے عاصیو، تلافیٔ مافات چاہیے

بطحا کے مے کدے میں ہے آسودۂ حیات
کیا اور تجھ کو، رندِ خوش اوقات چاہیے

کام آئیں گے وہی سرِ محشر، خدا گواہ
اُن کا ہی ذکر، وقتِ مناجات چاہیے

بنتی ہے زندگی، عملِ احتساب سے
پیشِ نظر، کتابِ خیالات چاہیے

ہاں، اُس کی نعمتوں کا نہیں ہے کوئی شمار
لازم ہے شکر، ترکِ شکایات چاہیے

چلنا اکڑ کے فرشِ زمیں پر نہیں روا
کچھ تو خیالِ خاطرِ ذرات چاہیے

دل مطمئن نہیں ہے تو راغب بصد نیاز
ذکرِ خدائے ارض و سماوات چاہیے

نظر اسلام پر ہے، آج بھی سارے زمانے کی
مگر کوشش نہ ہوگی بارور، اس کو مٹانے کی

فقط توحید کے بَل پر، مسلماں ہو نہیں سکتا
رسولؐ اللہ پر بھی شرط ہے، ایمان لانے کی

بدل دیں رحمۃ اللعالمینؐ نے سیرتیں جن کی
وہ دشمن سے بھی اپنے، بات کرتے ہیں ٹھکانے کی

بدی کو بھی جو دشمن کی، نظر انداز کرتے ہیں
خُدا شاہد، نہیں جاتی ہے اُن کی رائیگاں نیکی

خلوصِ دل سے، جو مانگا تھا میں نے، مل گیا مجھ کو
سعادت ہوگئی حاصل، درِ آقاؐ پہ آنے کی

درِ آقائے کُل کا، بن گیا جاروب کش راغبؔ
ضرورت اب نہیں کوئی مقدر آزمانے کی

لاریب ہے اُسی کا، احمدؐ بھی نامِ نامی
نقشِ قدم پہ جس کے، صدقے فلک مقامی

ہر گام پر فرشتے، آنکھیں بچھا رہے ہیں
سرکارِؐ دو جہاں کی، اللہ رے خوش خرامی

ہاں جس کا نور سب سے پہلے ہوا تھا پیدا
وہ ربِّ لم یزل کا، ہے آخری پیامی

قربان اس شرف پر اقلیمِ قیصر و جم
مجھ کو عطا ہوئی ہے، سرکارؐ کی غلامی

قدموں پہ سر جھکا کر، تا حشر میں نہ اُٹھتا
سجدہ روا جو ہوتا، سرکارؐ، احترامی

مدح تمام اُن کی، اب تک ہوئی کسی سے
راغبؔ، بجا ہے تیرا احساسِ ناتمامی

جو اُمّ الالسنہ عظمت کا نشان ہے
راغبؔ محمدِ عربی کی زبان ہے

گرمی کا روزِ حشر کی، مجھ کو نہیں ہے خوف
اُن کے کرم کا، سر پہ مرے سائبان ہے

شکوہ مصیبتوں کا، زباں پر نہ آئے گا
صابر ہوں میں کہ پیشِ نظر امتحان ہے

جو چل رہا ہے، نقشِ قدم پر حضورؐ کے
انساں، مری نظر میں، وہی کامران ہے

قرآں کی، دلیلِ صداقت ہے مستند
وحیِ خدا ہے اور نبیؐ کی زبان ہے

اہلِ سخن میں ہے، سرِ فہرست جس کا نام
حسّان ہی فقط وہ طلیق اللسان ہے

پروا نہیں جو سارا زمانہ خلاف ہو
راغبؔ، مرا خدا تو بڑا مہربان ہے

عاصی ہوں، پھر بھی جنّتِ ماویٰ کی آس ہے
لُطفِ رسولؐ ناسخِ فرمانِ یاس ہے

لب کیا کُھلیں، حضورِ شہنشاہِ بحر و بر
میرا سکُوت بھی تو، زبانِ سپاس ہے

حاصِل کسی کو، معرفتِ حق نہ ہو سکی
خیرُ البشرؐ ہی، بندۂ یزداں شناس ہے

محشر میں صرف اُن کی عنایت پہ ہے نظر
پروانۂ نجات کہاں میرے پاس ہے

ہر فصل میں ہے، کشتِ محبّت ہری بھری
ہر موسمِ دیارِ نبیؐ، مجھ کو راس ہے

یہ ہے اک اتہام، کہ پھیلا بزورِ تیغ
وہ دین، جس کی مہر و محبّت اساس ہے

پردہ کیا ہے، جب سے رسالت مآبؐ نے
اک میں ہی کیا ہوں، بزمِ دو عالم اُداس ہے

اُس کے لیے متاعِ دو عالم بھی کچھ نہیں
راغبؔ جسے نصیب، دلِ حق شناس ہے

پنہاں نہیں حضورؐ سے، میرا جو حال ہے
آقاؐ، مری زباں پہ بھی حرفِ سوال ہے

میں بھی ہوں روزِ حشر شفاعت کا منتظر
میری جبیں پہ بھی عرقِ انفعال ہے

ہر مشکلِ حیات کا حل ہے یہی یقیں
مولائے دو جہاں کو ہمارا خیال ہے

روضے سے اُن کے، دُور گزرتے ہیں روز و شب
دل کو اس ایک بات کا کتنا ملال ہے

اک بار آستاں پہ بُلا لیجیے حضورؐ
دُوری میں زندگی کا گزرنا محال ہے

پرتو سے جس کے بزمِ دو عالم ہے تابناک
راغبؔ، محمدِ عربی کا جمال ہے

کیا بتاؤں کیوں طبیعت گھر سے اب بے زار ہے
دل کو ہر دم، اشتیاقِ روضۂ سرکارؐ ہے

آپؐ کے در سے ہے دُوری، یا نبیؐ، سوہانِ رُوح
زندگی کو، اک یہی سب سے بڑا آزار ہے

اپنے در پر وہ بُلائیں گے، یہی اُمّید رکھ
شکوۂ تقدیر تو بے سُود ہے، بے کار ہے

وہ، حبیبِ کبریا ہیں، اللہ اللہ اُن کی یاد
میرے دل کا گوشہ گوشہ، مَطلعِ انوار ہے

دعویِ حُبِّ رسُولُ اللہؐ، اچھا ہے، مگر
حق پہنچتا ہے اُسے، جو صاحبِ کردار ہے

ذاتِ اَقدس جن کی ہے، اصل و بنائے کائنات
اُن کا ہو جائے اگر انساں، تو بیڑا پار ہے

کوئی پَروا ہی نہیں بادِ مُخالف کی اِسے
کشتیِ اسلام کا، اللہ کھیون ہار ہے

ہاتھ کیا پھیلاؤں لے راغب کسی کے سامنے
جو بھی اُس دَر کے گداؤں میں ہے، وہ خود دار ہے

مانگا تھا جو خُدا سے وہی مِل گیا مجھے
کعبے سے کم نہیں ہے درِ مُصطفٰے مجھے

سر پر ہے میرے سایۂ دامانِ مجتبٰےؐ
گرمی کا روزِ حشر کی اب خوف کیا مجھے

اِس کا تو غم نہیں کہ جہنّم میں ڈال دے
رُسوا کرے نہ پیشِ محمّدؐ خدا مجھے

خُلدِ نظر ہیں روضۂ اطہر کی جالیاں
اب دل پہ بس نہیں ہے یہ کیا ہوگیا مجھے

لے جائے گا یہی تو سرِ منزلِ مُراد
نقشِ قدم حضورؐ کا ہے حق نُما مجھے

محشر میں، اپنا نامۂ اعمال دیکھ کر
دوزخ میں جل رہا ہوں کچھ ایسا لگا مجھے

راغبؔ، یہ کس نے مجھ کو سُنائی نویدِ خُلد
اُن کا غلام، حشر میں کس نے کہا مجھے

پرتوِ محمدؐ ہی نورِ بزمِ امکاں ہے
آپؐ ہی کے جلووں سے تا ابد چراغاں ہے

سایہ حشر میں ہوگا آپؐ ہی کے دامن کا
مطمئن بحمد اللہ قلبِ ہر مسلماں ہے

جس طرف نگاہیں ہیں ہادیٔ دو عالم کی
دیکھ لو اسی جانب التفاتِ یزداں ہے

عزتِ محمدؐ سے جان بھی نہ ہو پیاری
جان ہے اگر پیاری ناتمام ایماں ہے

نقشِ پائے سرورؐ ہیں ثبت رہگزاروں پر
ذرہ ذرہ طیبہ کا مہر و مہ بداماں ہے

ضامنِ بصیرت ہے اُن کی خاکِ پا راغبؔ
آب و تاب سے جس کی آئینہ بھی حیراں ہے

رُوکشِ طُور ہر اک جلوۂ بطحائی ہے
سامنے آئے جو آسودۂ بینائی ہے

دل، ازل ہی سے محمّد کا تولّائی ہے
یہی مِن جملۂ اسبابِ شکیبائی ہے

اللہ اللہ ترے در کے گداؤں کی یہ شان
زیرِ پا دولتِ کونین نظر آئی ہے

دل مرا، دولتِ ایماں کا سزاوار نہ تھا
نظرِ لُطف و کرم آپؐ نے فرمائی ہے

صَرف، توصیفِ محمدؐ میں ہوں جس کے جوہر
قابلِ ناز، وہی قوّتِ گویائی ہے

میری ہر سانس عبادت ہے خُوشا نامِ حضورؐ
آپؐ کی یاد چراغِ شبِ تنہائی ہے

جس کا ہر ذرّہ ہے منّت کشِ خُوشبوئے رسولؐ
دل اُسی شہرِ محبّت کا تمنّائی ہے

ہم نے دیکھا ہی نہیں کوئی گنہگار ایسا
بزمِ آقاؐ میں جو محرُومِ شکیبائی ہے

داغِ دل، ہجرِ شہِ دیں کی ہے تصویرِ جمیل
رُوکشِ خُلد، یہی لالۂ صحرائی ہے

شافعِ اُمتِ عاصی پہ ہیں سب کی نظریں
صبحِ محشر بھی تو اِک چشمِ تماشائی ہے

ہے جبیں بوس، غُبارِ رہِ بطحا پیہم
زندگی، آج ہی راغبؔ مرے کام آئی ہے

ہم بھی مدینے جائیں جو اِذنِ سفر ملے
اِذنِ سفر یہیں کا ہو یارب، اگر ملے

معراج زندگی کی، مجھے بھی نصیب ہو
محبوبِ کبریا کا اگر سنگِ در ملے

اُس کے لیے متاعِ دو عالم بھی ہیچ ہے
وہ، جس کو آستانۂ خیر البشرؐ ملے

شام و سحر مدینے کے اک بار دیکھ لوں
پھر عمر بھر نہ دولتِ شام و سحر ملے

یہ شرط ہے، کہ جنّتِ بطحا کی ہو وہ مے
پی جائیں گے بنامِ خُدا، جس قدر ملے

کٹ جائے اُن کے در پہ، تو اک پل ہے عمرِ خضر
عُمرِ عزیز، لاکھ ہمیں مختصر ملے

مبعوث ہو کے آئے زمیں پر رسولِ حقؐ
اپنے خُدا سے، جا کے مگر عرش پر ملے

بے مایہ ہوں، مگر ہے مدینے کی آرزو
یارب مری دعا کو، متاعِ اثر ملے

اُجڑا ہُوا مِلا ہے ابوجہل کا چمن
باغِ رسولؐ میں، شجرِ بارور ملے

اُن کے لئے بھی کی ہے، دعا ہی حضورؐ نے
خنجر بکف حضورؐ کو، جو اہلِ شر ملے

دیکھوں جدھر، جمالِ مدینہ ہو سامنے
یاربِ ذوالمنن، مجھے ایسی نظر ملے

خیر الاُمم نہ کیوں ہو وہ اُمّت زہے نصیب
سرکارِ دوجہاں سا جسے راہبر ملے

وہ راز دارِ حق ہیں، خُدا کے حبیبؐ ہیں
اُن کے گدا بھی، صاحبِ علم و خبر ملے

آیا ہوں تشنہ لب، سرِ مے خانۂ حجاز
وہ دُردِ مے سہی، مرے آقا، مگر ملے

کیوں اُن کبوترانِ حرم پر نہ آئے رشک
جو زائرِ حرم ہیں، جنھیں بال و پر ملے

دربارِ مصطفٰےؐ میں سناؤں میں روز نعت
راغب جو مجھ کو رخصتِ عرضِ ہنر ملے

رسولؐ اللہ نے نوعِ بشر پر مہربانی کی
عطا اسلام کی دل کش متاعِ غیر فانی کی

کلامُ اللہ پر ہے ختم اعجازِ بیاں سن لو
کہ سب سے آخری منزل ہے یہ معجز بیانی کی

اسی گھر سے گئے عرشِ عُلیٰ کی سمت پیغمبرؐ
بڑھی معراج کی شب اور عزت اُمِّ ہانی کی

اطاعت کا نبیؐ محترم کی حق ادا کر دو
مسلمانو، یہی ہے صرف صورت کامرانی کی

اُسی اسپین پر اب قبضہ ہے، اہلِ کلیسا کا
وہی اسپین ہم نے جس پہ صدیوں حکمرانی کی

فصیحانِ عرب نے بھی کہا احسنت اے راغبؔ
کچھ اس انداز سے اُمیؐ لقب نے گل فشانی کی

حُسنِ یوسفؑ ہے، شہِ دیں کا جمال اچھا ہے
جو غلام آپؐ کے ہیں، اُن کا مآل اچھا ہے

زندگی، یادِ محمدؐ میں بسر ہو جائے
دلِ بیدار مبارک، یہ خیال اچھا ہے

بے خودی میں، جو گزر جائے سرِ کوئے رسولؐ
وہی ساعت، وہی لمحہ، وہی سال اچھا ہے

سایہ ہے دامنِ صحرائے عرب کا جس پر
گُلِ جنّت سے، وہ پُرخار نہال اچھا ہے

فقرِ سرکارِ دو عالم پہ نظر ہے جس کی
نہ کہے گا وہ کبھی، مال و منال اچھا ہے

ذکر اُسی کا تو ہے سرنامۂ آئینِ حیات
بعدِ حق، سب سے جو بے مثل و مثال اچھا ہے

بن گیا ہوں میں، گدائے درِ محبوبِ خدا
للہ الحمد کہ راغب مرا حال اچھا ہے

اے خُوشا وہ رسُولِ بطحائی
جس کے دم سے ہے عالم آرائی

گردِ پا اُس کی بزم کاہ کشاں
رہ گزر اُس کی چرخِ مینائی

شبِ اسریٰ تھا کون گرمِ سفر
کس نے رفتارِ وقت ٹھہرائی

کس نے بخشے، ضعیف انساں کو
زورِ حق، علم کی توانائی

نوعِ انساں کا لا دوا تھا مرض
کون تھا جس نے کی مسیحائی

ظلمتِ کفر تھی، محیطِ جہاں
آپؐ آئے تو روشنی آئی

جملہ اوصافِ انبیاؑ کی ہے
ذاتِ سرکارؐ ہی میں یک جائی

کیوں نہ قسمت پہ ناز ہو مجھ کو
شاہِ بطحاؐ کا ہوں تولائی

مدحِ خیر البشرؐ میں کام آئے
میری ہر سعیِ خامہ فرسائی

وہ کہیں اپنا اُمتی راغب
اللہ اللہ عزت افزائی

وہی تو سب سے افضل، سب سے ارفع، سب سے عالی ہے
تعالیٰ اللہ، اقلیمِ رسالت کا جو والی ہے

شہیدِ اوّلِ اسلام، یعنی خونِ حمزہؓ کی
شفق بن کر نظر آتی ہے جواب تک، وہ لالی ہے

محمدؐ مصطفےٰ، ہر وقت فردوسِ نظر ہوں گے
یہی جنّت کی، اپنے دل میں تصویرِ خیالی ہے

یہی کچھ کم نہیں، میں ہوں اک ادنیٰ اُمتی اُن کا
مرے مولیٰ، مجھے کب دعویٰ شیریں مقالی ہے

محمدؐ مصطفےٰ کا کوئی ثانی ہو نہیں سکتا
محمدؐ مصطفےٰ کی صورت و سیرت مثالی ہے

نہ جائے گی سپہرِ ملّتِ بیضا کی تابانی
کوئی رومی کوئی رازی ہے اور کوئی غزالی ہے

زمینِ غالبِ خوش گو میں راغب نعت کہتا ہوں
کرم نے، میرے آقا ہی کے، اس کی طرح ڈالی ہے

ذکرِ سرکار زبانی میری
ہے یہی، عطر فشانی میری

فیضِ سرکارِ دو عالم سے ہوئی
سرخ رُو، ہیچ مدانی میری

سن کے نام اُن کا میں پڑھتا ہوں درود
یہ تو عادت ہے پرانی میری

میں کہ ہوں کوئے محمدؐ کا گدا
قدر کر، عالمِ فانی میری

مل گئی سایۂ رحمت میں پناہ
آئی کام اشک فشانی میری

اُن کی توصیف تو ممکن ہی نہیں
ہیچ ہے سعیِ لسانی میری

صرف مدحِ شہِ دیں میں راغب
صرف ہو نغز بیانی میری

قدرتِ شعر، نہ زعمِ ہمہ دانی مانگے
جذبۂ نعت، فقط صدق بیانی مانگے

رحمتِ ہر دو جہاں، اُن کو خدا کہتا ہے
بھیک رحمت کی نہ کیوں عالمِ فانی مانگے

میں تو ہوں آپ کی، صرف ایک نظر کا طالب
سطح بیں ہے، جو متاعِ ہمہ دانی مانگے

بوریا فقر کا ہے، سرورِ دیں کی میراث
تختِ طاؤس تو کوئی خفقانی مانگے

اُن کی رحمت کے سوا، کوئی خطا پوش نہیں
بھول کر بھی نہ کوئی بُردِ یمانی مانگے

آپ کی مدح میں، سبقت کا تمنائی ہے
خامۂ نعت رقم کیوں نہ روانی مانگے

محو ہے، نعتِ شہِ ارض و سما میں راغب
ہے روا حق سے اگر، حسنِ معانی مانگے

بطحا میں، جہاں تک بھی، نظروں کی رسائی ہے
رحمت کی تجلّی ہی، ہر سُو نظر آئی ہے

سرکارؐ کے روضے پر قسمت مجھے لائی ہے
تسکینِ دل و جاں کی دولت یہیں پائی ہے

برحق ہے رسالت تو، انکارِ رسالت سے
بُوجہل نے خود اپنی توقیر گھٹائی ہے

خضرِ رہِ منزل ہے، ہر نقشِ قدم اُن کا
وہ، جن کا خُدا بھی ہے مشتاق خدائی ہے

وہ صرصرِ باطل سے تا حشر نہ گُل ہو گی
پیغمبرؐ برحق نے جو شمع جلائی ہے

جان و دلِ مومن ہیں اک وجد کے عالم میں
میلاد میں راغب نے کیا نعت سُنائی ہے

اسلام سی کوئی شے نہیں ہے
دل، طالبِ رُوم و رَے نہیں ہے

ہے عشقِ نبیؐ سے رُوح سرشار
منّت کشِ جامِ مے نہیں ہے

ہے خُلد بکف ربیعَ الاوّل
نقشِ کفِ پا بھی، دَے نہیں ہے

آواز ہے دل کی جزوِ ہر نعت
شامل کوئی اور لَے نہیں ہے

راغب ہے غلامِ شاہِؐ لولاک
درباریِ بزمِ کَے نہیں ہے

نہ کوئی فکر ہمیں ہے، نہ اب کوئی غم ہے
کہ وردِ لب، شہِ بطحاؐ کا اسمِ اعظم ہے

جو کوئی بات غلط، آپؐ سے کرے منسوب
مرے رسولؐ، وہ ظالم نہیں ہے اظلم ہے

کہا خدا نے بھی، تَبَّتْ یَدَا اَبِی لَہَب
مقام، دشمنِ سرکارؐ کا جہنّم ہے

ہے بعدِ فتحِ مبیں بھی زباں پہ لاتثریب
مرا رسولؐ تو، اک رحمتِ مجسّم ہے

سرور، نامِ محمدؐ کا ہو بیاں کیوں کر
خدا گواہ کہ دل کا عجیب عالم ہے

نگاہِ میرِ عربؐ، کاش ہم پہ ہو جائے
کہ ہم سے، دورِ زماں کا مزاج برہم ہے

اُسی پہ ساری خدائی کو ناز ہے راغب
وہی، جو باعثِ تخلیقِ ہر دو عالم ہے

اے صبا، شہرِ رسولُ اللہ پہنچا دے مجھے
کیا لپٹ جاؤں ترے قدموں سے بتلا دے مجھے

میرے مولا، دولتِ دُنیا مرے کس کام کی
اُمتی اُن کا ہوں میں، جاگیرِ عُقبیٰ دے مجھے

جس کو پی کر، بے نیازِ ما سوا ہو جائے دل
ساقیٔ مے خانۂ وحدت، وہ صہبا دے مجھے

ہر تمنا دل سے مٹ جائے بجز عشقِ رسولؐ
کردگارا، دے تو صرف ایسی تمنا دے مجھے

کہہ سکوں، اک نعت، شایانِ رسولِؐ ہاشمی
اتنی فرصت کاش رازقِ فکرِ دنیا دے مجھے

رسولِ پاک کے، ہر حکم پر بجا کہیے
یہ بات سوئے ادب ہے، کبھی نہ کیا کہیے

ملے گی دولتِ کونین انہیں کے صدقے میں
حضورِ خواجۂ گیہاں ہی، مدعا کہیے

شۂ انام کا جب تذکرہ کرے کوئی
درود بھیجیے، سو بار، مرحبا کہیے

یہ دل کہاں تھا سزاوار نورِ ایماں کا
عطا و رحمتِ فخرِ دوسرا کہیے

زبان گنگ ہے فَأْتُوا بِسُورَةٍ سن کر
اسے کلامِ خدا ہی کا معجزا کہیے

اگر کوئی یہ کہے، کس قدر کریم ہیں آپ
کرم کی ان کے نہیں کوئی انتہا کہیے

نہیں ہے اور کوئی ساحل آشنا راغب
محمدِ عربی ہی کو ناخدا کہیے

حال جب کوئی، مدینے کا سُناتا ہے مجھے
منظرِ جنتِ ارضی نظر آتا ہے مجھے

اللہ اللہ کششِ طیبہ و دربارِ رسولؐ
دلِ مُشتاق، اُڑائے لیے جاتا ہے مجھے

رُو برُو حشر میں اُن کے، ہو ندامت نہ کہیں
مَعصیت سے، یہ تصوّر ہی بچاتا ہے مجھے

آن بیٹھا ہوں، تو اب پیکِ اجل سے پہلے
آپؐ کے دَر سے بھلا، کون اُٹھاتا ہے مجھے

اب کسی اور سہارے کی ضرورت کیوں ہو
خوابِ غفلت سے، ترا نام جگاتا ہے مجھے

خاکِ پا بھی نہیں حسّانؓ کی میں اے راغب
مدحِ سرکارؐ کا انداز کب آتا ہے مجھے

سرِ محشر، جھکائے اپنا سر، دارا و جم نکلے
غلامانِ محمّد، سرفراز و محترم نکلے

مری پلکیں ہوں، جاروبِ درِ محبوبِ ربّانی
کوئی خواہش نہیں اس کے علاوہ جس پہ دم نکلے

کرم کچھ کم نہیں یہ شانۂ توحیدِ باری کا
کہ اے گیسوئے کفر و شرک تیرے پیچ و خم نکلے

رہا سرگرم، توصیفِ محمدؐ میں قلم جن کا
قطارِ اہلِ جنت میں، وہی اہلِ قلم نکلے

زباں پر، نامِ نامی آپ کا ہو، یا رسولؐ اللہ
بھڑک اُٹھے چراغِ زندگی جس وقت دم نکلے

بھرم رکھا، بایں تر دامنی بھی نعت گوئی نے
سرِ محشر ثناخوانوں میں راغب اُن کے ہم نکلے

مِٹ کے، خاکِ جادۂ خیر الوریٰ ہوجائیے
اک یہی صورت ہے، مقبولِ خُدا ہوجائیے

تاجِ شاہی، زیبِ سر ہو بھی اگر، کیا فائدہ
کفش بردارِ امامُ الاتقیا ہوجائیے

زندگی میں آئے گا، خُود انقلابِ سازگار
صدقِ دل سے، قائلِ روزِ جزا ہوجائیے

معنیٔ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد رکھیے ذہن میں
آشنائے عظمتِ قَالُوْا بَلٰی ہوجائیے

اَفْضَلُ الْاَشْغَال کا مفہوم خود کھل جائے گا
رازِ خدمت سے تو پہلے آشنا ہوجائیے

اَشْرَفُ الادیان ہے اسلام ہی پیشِ خُدا
قائل اِس کے آپ، بے چون و چرا ہوجائیے

وقت آئے جب، جہادِ فِی سَبِیْلِ اللہ کا
نام پر اسلام کے راغب فدا ہوجائیے

جنّت کی آرزو ہے، نہ حُور و قصور کی
میں چاہتا ہوں، چشمِ عنایت حضورؐ کی

حد سے فزوں تھی ظلمتِ فسق و فجور و کفر
ساعت جب آئی نورِ نبیؐ کے ظہور کی

اے ساقیِ عربؐ، مئے طیبہ کا ایک جام
خواہش نہیں ہے مجھ کو شرابِ طہور کی

اُن کے کرم پہ، اُن کی شفاعت پہ ہے نظر
کُچھ انتہا نہیں مرے جُرم و قصور کی

وہ بندگی نہیں ہے، وہ ہے ننگِ بندگی
شامل ہو جس میں، ایک جھلک بھی غرور کی

رِم جِھم برس رہا ہے یہاں نُورِ ذاتِ حق
فاراں سے، خجل ہے فضا کوہِ طور کی

راغبؔ، اُٹھوں لحد سے میں پڑھتا ہُوا درُود
جس وقت بھی، بلند ہو آواز صور کی

محشر میں ہوں نجات کا ساماں کیے ہوئے
عشقِ نبیؐ سے دل میں چراغاں کیے ہوئے

فیضِ محمّدِ عَرَبی ہے، خُدا گواہ
ہر مشکلِ حیات کو آساں کیے ہوئے

اِحساس کیوں ہو گرمیٔ روزِ حساب کا
اُمّت پہ ہیں وہ سایۂ داماں کیے ہوئے

بطحا کا ریگ زار نشاطِ خیال ہے
دل کو ہے یہ خیال گلستاں کیے ہوئے

کیا قہر ہے، ثقافتِ ارضِ حجاز کو
صَرفِ نظر ہے آج مسلماں کیے ہوئے

راغب پہ بھی نگاہِ کرم سیّدالاُمَم
محصُور اُس کو ہے غمِ دَوراں کیے ہوئے

قرآنی حوالے

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر		
۴۶	۶	ك	إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا	الاحزاب
			اللہ تعالیٰ یقیناً اس نبی (یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر) پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔	
۴۸	۹	لے	فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ	
۵۲	۴	لے	تو آپؐ یتیم پر سختی نہ کیجیے	
۵۰	۷	لے	اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا	المآئدۃ
			آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لیے بحیثیت دین کے اسلام کو پسند کیا۔	
۵۸	۱	لے	خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۚ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۚ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ	البقرۃ ۲
			اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لیے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔	
	۳	لے	وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	التوبۃ
۱۴۴	۷	شے	تم اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کے ذریعے سے جہاد کرو۔	
۶۳	۳	لے	اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ	الکوثر
۱۴۴	۱	لے	بے شک آپؐ کا دشمن ہی بے نام و نشان	
۶۷	۵	لے	يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ	المزمل
			اے کملی والے	

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر		
			یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ	
۶۷	۵	سے	اے کپڑے میں لپٹنے والے	
۶۷	۵	سے	طٰہٰ	
			قٓ	
۶۹	۸	لے	اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی	الاعراف
۶۹	۲	سے	کیا میں تمہارا رب نہیں، اُنھوں نے کہا، ہاں ہاں (اس بات کی) گواہی دیتے ہیں۔	
۸۷	۷	لے	اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ	
			فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ	الاحزاب
			ہم نے یہ امانت (یعنی احکام جو بمنزلہ امانت کے ہیں) آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تھی، سو انھوں نے اس کی ذمے داری سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اپنے ذمے لے لیا۔	
۸۹	۵	لے	وَرَھْبَانِیَّۃَ ِۨابْتَدَعُوْھَا مَا کَتَبْنٰھَا عَلَیْھِمْ	الحدید
۸۹	۱	لے	انھوں نے (عیسائیوں) رہبانیت کی خود ساختہ راہ اختیار کر لی ہے، حالاں کہ ہم نے انھیں اس کا حکم نہیں دیا ہے۔	
۹۰	۳	لے	فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَھَا سَافِلَھَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ	
			سو جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے اس زمین (کو اُلٹ کر اس) کا اوپر کا تختہ تو نیچے کر دیا (اور نیچے کا اوپر) اور اس زمین پر کھنگر کے پتھر (جھانوہ) برسانا شروع کیے جو لگاتار گر رہے تھے۔	
۹۰	۳	لے	اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ	النصر
			اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب خدا کی مدد اور (مکہ کی فتح) (مع اپنے آثار کے) آ پہنچے (یعنی واقع ہو جائے)۔	

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر		
۹۳	۵	لے	مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ	النساء
			جو اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے حقیقت میں وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔	
۹۶	۱	لے	تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا	
۱۶۳	۵	لے	کَسَبَ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ وَّامْرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ	
۱۶۳	۶	سے	الْحَطَبِ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ	اللہب
			ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔ وہ اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے (مُراد خاردار لکڑیاں ہیں) اس کے گلے میں ایک رسّی ہوگی، خوب بٹی ہوئی وہ عنقریب ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا	
۹۹	۳	لے	اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ	الفاتحہ
۱۰۰	۱	لے	ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کرتے ہیں۔	
۱۲۰	۵	لے	وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ	
			اور سائل کو مت جھڑکیے۔	
۱۲۲	۵	لے	وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ	
			اور زمین پر اترا کر مت چل کوئی شک نہیں کہ اللہ کسی مغرور اور شیخی باز کو بالکل پسند نہیں کرتا۔	
۱۲۲	۷	سے	اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ	الرعد
			بس کچھ لوگ اللہ (تعالیٰ) کے ذکر ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔	
۱۲۳	۵	سے	وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ	الانبیاء
			اور ہم نے تجھے دُنیا کے لیے صرف رحمت بنا کر بھیجا۔	
	۵	لے	اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی	
۱۲۳	۲	لے	اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ	التوبہ
			اللہ کے نور (یعنی دینِ اسلام) کو اپنے منہ سے بجھا دیں۔ حالاں کہ اللہ تعالیٰ بدون اس	

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر	
			لے کر اپنے نور کو کمال تک پہنچائے مانے گا نہیں، مگر کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں
۱۲۵	۱	لے	وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ
۱۲۸	۴	لے	وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى — النجم
			اور نہ ہی اپنی خواہشِ نفسانی سے باتیں بناتے ہیں۔ اُنؐ کا ارشاد نری وحی ہے جو اُن پر بھیجی جاتی ہے۔
۱۶۴	۱	لے	لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ — یوسف
			تم پر آج کوئی الزام نہیں
۱۷۴	۱	لے	اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ — آل عمران
			اور اللہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا
۱۷۶	۳	لے	وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ — بقرہ
۱۶۸	۳	لے	اور اگر تم لوگ کچھ خلجان میں ہو اس کتاب کی نسبت جو ہم نے نازل فرمائی ہے اپنے خاص بندے پر تو اچھا پھر تم بنا لاؤ ایک محدود ٹکڑا جو اس کا ہم پلہ ہو۔
۱۷۴	۵	کے	اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ — آل عمران
			بے شک اللہ کے نزدیک مقبول دین اسلام ہی ہے۔
			وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ — الاحزاب
			بلکہ وہ اللہ رسولؐ اور سب نبیوںؑ کے خاتم ہیں
۱۵۰	۵	کے	سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا ... اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ — الاسراء
			پاک ذات ہے جو اپنے بندے کو شب کے وقت مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک

احادیث

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر	
۱۰۱	۶	لے	دنیا ایک مُردار ہے اور اس کے طالب کتے (ترجمہ حدیثِ رسولؐ)
۱۴۴	۳	کے	اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے، اس کو میرا عرفان نہیں (حدیثِ رسولؐ)
۱۷۴	۳	کے	سب سے بہتر شغل لوگوں کی خدمت ہے (ترجمہ حدیثِ رسولؐ)